ممتاز صدیقی تا ممتاز احمد
عنوان

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا

اذکار شوق

۱۳۳۸ھ

(مشہور)

تری شان جل جلالہٗ

(نتیجہ فکر)

ممتاز الشعراء حضرت مولٰنا مولوی ممتاز احمد صاحب ممتاز صدیقی تھانوی مغفور

۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء

نامی

مطبع مطلع العلوم واخبار نیر اعظم مراد آباد میں مولوی

ایس۔ این علی صاحب مالک نے چھاپا

(بابو طفیل احمد صدیقی سی۔ پی۔ ڈی پبلیشر)

۳۰ اپریل سنہ ۲۷ء

بار چہارم

۵۰۰ جلد

التماس ضروری

حضرات ناظرین! یہ کتاب "تحمید نامہ اذکار شوق" حضرت مصنف نے نہایت ہی خضوع و خشوع سی مرتب فرمائی ہی کسی کے نام کے بجائے خود خدائے برتر کے حضور مین معنون (ڈیڈیکیٹ) کیگئی تھی جو نہایت ہی مقبول ہر خاص و عام ہوئی۔

اب یہ کتاب چوتھی مرتبہ شایع ہو رہی ہی امید کہ قدردان علم دوست اصحاب اس تحمید نامہ کو ہر گوشہ ملک مین پہنچانے کی سعی فرمائینگے اور ماجور ہونگے۔ قیمت فی جلد ۴ر

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب کے حقوق محفوظ ہین کوئی صاحب اسکی طبع کا بلا اجازت قصد نہ فرماوین جسقدر زیادہ کتاب خریدی جائیگی اسیقدر رعایت ہوگی۔

المشتہر

بابو طفیل احمد صدیقی۔ سی۔ ٹی۔ ڈی۔ مردان پور۔ براہ بناپورہ ماوہ

رباعیات مستحسنہ

معززین ناظرین کے ملاحظہ میں "رباعیات مستحسنہ" تصنیف حضرت ممتاز الشعرا
مغفور تیسری مرتبہ عنقریب پیش ہوگی۔ ابتداً سنہ ۱۳۰۲ھ میں یہ شایع ہوئی
تھی۔ دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۲۹ھ میں مقبول عام ہوئی۔ اب اہل علم حضرات کے
تقاضا پر تیسری مرتبہ اشاعت پذیر ہوگی حضرت مصنف کا کلام نہایت ہی
علمی و مذہبی رنگ میں ہے۔ لائق ملاحظہ ہے حضرت مغفور کی تصانیف صرف ذیل کی
پتہ سے مل سکتی ہیں کیونکہ جملہ کتب کے حقوق محفوظ ہیں۔ قیمت فی جلد ۶/
تاجرانہ نرخ بذریعہ خط کتابت طے فرمایئے۔ المشتہر

بابو طفیل احمد صدیقی سی۔ ٹی۔ ڈی مردان پور۔ براہ بناپورہ (مالوہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اذکار شوق

۱۳۲۸ھ

مشہور "تری شان جل جلالہٗ"

در تحمید و تقدیس خالق کائنات تحت و فوق تبارک و تعالیٰ

تری حمد کس سے ہو اے خدا تری شان جل جلالہٗ
تری حمد کی نہیں انتہا تری شان جل جلالہٗ

تو ہے بادشاہوں کا بادشا تری شان جل جلالہٗ
ترے مستمند شہ و گدا تری شان جل جلالہٗ

تری ذات ہے احد و صمد نہ تو والد نہ تو ولد
ترے جوڑ کا نہیں دوسرا تری شان جل جلالہٗ

تو یگانہ ذات و صفات میں کسی دخل ہی تری بات میں
کوئی ضد و جنس ہے کب ترا تری شان جل جلالہٗ

ترے قبلہ ملکوت سے ترے کعبہ جبروت سے
کوئی منحرف ہو مجال کیا تری شان جل جلالہٗ

تو تمام خلق سے ہی غنی ترا خاصہ خودی و منی
تکبر قبا ہے تری ردا تری شان جل جلالہٗ

ترے تخت امر سپہر ہیں ترے قبضے میں مہ و مہر ہیں
وہی دور ہے وہی ضیا تری شان جل جلالہٗ

یہ سپہر ہفت طبق طبق یہ نجوم و مہر و مہ شفق
ہیں الوہیت کے ترے گوا تری شان جل جلالہٗ

جو ہے خیمۂ فلک بریں نہیں نیچے جسکے ستون کہیں
اسے بے طنابوں کے ہے بقا تری شان جل جلالہٗ

یہ ادھر ہے شمس ادھر قمر یہ ہے مشتری و زحل کا گھر
وہ بروج اُن کے جدا جدا تری شان جل جلالہٗ

جو سبکی ہے طیلسان تو قبا کسی کی ہے ضو فشاں
شب و روز ہوں میں یہ دیکھتا تری شان جل جلالہ

جو بچھا ہے فرش زمین کا یہ عجیب فرش ہے ایجدا
نہ سکڑتا ہے نہ کبھی پھٹا تری شان جل جلالہ

کوئی تخم گرچہ ہو خرد تر وہی پھوٹ کر ہو کلاں شجر
ورق و ثمر سے ہرا بھرا تری شان جل جلالہ

تری رزق کا ہے وہ مائدہ کہ ہو ساری خلق کو نامدہ
تو ہی رب ہے سارے جہان کا تری شان جل جلالہ

تری معرفت کا جو نور ہے وہ چراغ جلوۂ طور ہے
دل عارفان پہ کہاں عطا تری شان جل جلالہ

کوئی بات کیسی ہی ہو چھپی تری بارگاہ میں ہے کھلی
تو ہے وسوسون کو بھی جانتا تری شان جل جلالہ

جو تری نسیم کرم چلے تو نکی کلی ادہی دم کھلے
ہو فسردگی کا اثر ہوا تری شان جل جلالہ

ابھی نوبہار کا عہد تھا کہ حدیقہ پھولوں کا مہد تھا
کہ خزاں نے ڈیرا جما دیا تری شان جل جلالہ

یہ ہوا شمیم حیات بھی یہ ہوا برید ممات بھی
کہ ہلاک عاد کو کر دیا تری شان جل جلالہ

ترے برق قہر سے الاماں جو گرے تو شاخ بخوبی فغاں
ہے مگر غضب سے کرم بڑا تری شان جل جلالہ

تری بندگی میں نجات ہے نہ ہو موت و حیات ہی
ہو پیام موت بھی جاں فزا تری شان جل جلالہ

تو نکالے زندہ کو مردہ سے تو نکالے مردہ کو زندہ بھی
تری صنعتوں کا ہو وصف کیا تری شان جل جلالہ

کسے خلق تو نے نہیں کیا کسے رزق تو نے نہیں دیا
فقرا ہیں وہ کہ ہوں اغنیا تری شان جل جلالہ

کوئی آب و گل سے بشر بنا کسی باکرہ نے پسر جنا
جو نفاذ کلمہ کن ہوا تری شان جل جلالہ

کوئی طول عمر سے بہرہ ور کوئی مختصر سے ہی مختصر
کہیں خرمی ہے کہیں عزا تری شان جل جلالہ

تو بنائے موتیکو آب سے تو نکالے آب سحاب سے
یہ بلا شمس و دگر انہما تری شان جل جلالہ

کبھی آب عمدہ شراب ہے کبھی آب سور غذاب ہے
کہ بنا تہا یہ حرم بلا تری شان جل جلالہ

وہ بہار تو نے کئے رواں کہ جو سوجہی ہی کوہ سماں
جو جہان سب وہ ہے یادبا تری شان جل جلالہ

وہ جو جزو ہمین سٹے ہوئے ہین جدا و نیہ انہی جہے ہوئے
نہ ہی ہٹا نہ وہی بڑھا تری شان جل جلالہ

کہیں نگ سے ہی بنا ہا کوئی لعل ہی کہ جو سنگ ہتا
تو قدیر ہے کرے کیا سے کیا تری شان جل جلالہ

کبہی خاک اوڑتی ہوئی زمین کبہی اوسپہ فرش زمرد ین
یونہین عرود نکو تو جلائیگا تری شان جل جلالہ

یہ تغیرات جہان کے یہ شیون آن فلک کے
کہین آپ ہوتے ہین رونما تری شان جل جلالہ

یہ طلسم خانہ جہان کا بڑی حکمتون بڑی شان کا
ترے امر کن سے ہوا بنا تری شان جل جلالہ

تن عنصری مین جو روح ہے کہ اسی سے ساری فتوح ہے
تو ہی جانتا ہے کہ وہ ہے کیسا تری شان جل جلالہ

یہی روح روح لطیف ہی یہی روح روح کثیف ہے
جو غبار فسق و فجور اٹھا تری شان جل جلالہ

یہی نسل حضرت بو البشر کوئی بیلتن کوئی مورسہ
کوئی گلبدن کوئی خار سا تری شان جل جلالہ

کہیں پہول کہل گئے چمن بنے کہیں خار زار سے بن بنے
جسے جو کہا وہی بن گیا تری شان جل جلالہ

تہ و تازگی جو شجر مین ہی تو طراوت اوسکی ثمر مین ہی
ستمگرون کو انکے مزا دیا تری شان جل جلالہ

یہ طیور ذکر مدام مین یہ شجر قیام و دوام مین
تری بندگی مین ہین جابجا تری شان جل جلالہ

تری یاد مین ہے ہر ایک شی تجہے بہول جائے وہ کون ہی
ترے ذکر مین ہے عجیب مزا تری شان جل جلالہ

کوئی محو تیری تلاش مین کوئی دقیقہ کسب معاش مین
اسے بہ ملی اوسے تو ملا تری شان جل جلالہ

وہ کہلائے باغ مین تو نے گل کہ ہی بلبلونمین شور و غل
ہمین تو نے نشاہد گل دیا تری شان جل جلالہ

کہین گل شگفتہ چمن چمن کہین یاسمین کہین نسترن
کہین لالہ زار طرب فزا تری شان جل جلالہ

یہ زبان خار کی تیز یان یہ گلو نکی عالیہ بیز بان
ترے قہر و مہر کی ہین گوا تری شان جل جلالہ

جو گلو نکی دیکھی وہ تازگی وہ شگفتگی وہ شمیم بھی   ہوئی مست بلبل خوشنوا تری شان جل جلالہ

کوئی ناشگفتہ شگوفہ تھا کہ سموم سے اوسے آلیا   کوئی پھول دیکھکے ہنس پڑا تری شان جل جلالہ

کبھی صبح ہے کبھی شام ہے کبھی شمس و بدر تمام ہے   یہ تماشا روز ہی نت نیا تری شان جل جلالہ

وہ طلوع فجر کی روشنی وہ غروب مہر کی تیرگی   اُسے دن کیا اُسے شب کیا تری شان جل جلالہ

کوئی بینوا ہو شہ جہان تری فضل و لطف کا کیا بیان   کسی شاہ کو تو کرے گدا تری شان جل جلالہ

کوئی فاقہ مست ہی شکر مین کوئی عیش مست ہی مکر مین   ہے تری نظر مین برا بھلا تری شان جل جلالہ

کسی دل مین سوز و گداز ہے کسی لب پہ راز و نیاز ہی   ہر ہر زبان پہ خدا خدا تری شان جل جلالہ

کسی کا حباب کا شاد دل کوئی سوز دل سے ہی مشتعل   کوئی خندہ زن کوئی دل جلا تری شان جل جلالہ

کوئی مال و گنج سے عیش مین کوئی درد و رنج سے طیش مین   یہ ہی گردش قلم قضا تری شان جل جلالہ

کوئی مال و جاہ پہ مفتخر کوئی قرص خر کو مفتقر   کہ فساد و فتنہ نہ ہو بپا تری شان جل جلالہ

کوئی شاد باغ ادمین ہو کوئی بند محبس بد مین ہو   یہ سزا لے وہ لے جزا تری شان جل جلالہ

کوئی شاہ ہفت زمین ہی کوئی ماہ چرخ بریں ہی   ترے آگے کون نہین جھکا تری شان جل جلالہ

جسے چاہے تو وہ جلیل ہو جسے چاہے تو وہ ذلیل ہو   کہ ہے شر و خیر یہ بس ترا تری شان جل جلالہ

یہی قوم قوم کے ہین وہان یہی لب ہین انکے یہی زبان   ہین مگر لغات جدا جدا تری شان جل جلالہ

وہی مرغ وہ جناح و پر کہ اوڑین خفیف سو اوج پر   رہین ایستادہ سر ہوا تری شان جل جلالہ

تو ہی تھامے اوڑتے طیور کو تو ہی جانے اونکے مرور کو   کہ یہ پرا ہے وہ بہ پرا تری شان جل جلالہ

کوئی ایک پشہ نہ بنائے تو جو بنائے بہی تو اوڑائے تو   ترے حکم سے یہی کھینا تری شان جل جلالہ

کوئی دو قدم سے ہو گا مڑن کوئی چار سے چلے بے محن | کوئی اپنے پیٹ کے بل چلا تری شان جل جلالہ

ہمیں تو نے نور نظر دیا ہمیں تو نے قلب و جگر دیا | ہمیں تو نے علم و ہنر دیا تری شان جل جلالہ

ہمیں گنج دولت و دین دیا ہمیں زر ناب یقین دیا | بڑی شان کا ہے کرم ترا تری شان جل جلالہ

نہ گناہ میں ہمیں باک ہو نہ بدی سے خوف ہلاک ہو | مگر اسپر آئے تجھے حیا تری شان جل جلالہ

رہے جو نعیم میں عمر بھر ہمیں غذائیں جن کی لذیذ تر | اونھیں کہا گیا وہیں فنا تری شان جل جلالہ

نہ سکندر آج ہے تخت پر نہ وہ تخت ہے نہ وہ تاج ہے | نہ وہ ہو سکی جہان کن تری شان جل جلالہ

نہ وہ نہ حرم رہا نہ وہ تاج و تخت و علم رہا | نہ وہ طمطراق عجم رہا تری شان جل جلالہ

وہ جہان نشان سے ہے نہ کہاں جو ادہر اودہر تہا روان دوان | وہ ہوا اجل سے شکستہ پا تری شان جل جلالہ

نہ زمین رہے نہ فلک رہی نہ بشر رہے نہ ملک رہے | مگر ایک تو ہی رہے خدا تری شان جل جلالہ

جو کسیکی جان بچائے تو اوسے بے علاج جلائے تو | تری رحمت اوسکی بنے دوا تری شان جل جلالہ

جو صدور حکم ترا نہ ہو کوئی سودمند دوا نہ ہو | نہ کسی مریض کو ہو شفا تری شان جل جلالہ

ہے بشر کی اصل تو کیا نجس جو لگے ہو پانی سی پاک بس | ہوئے بعض انہیں سے اصفیا تری شان جل جلالہ

ہے رشد خلقت پیغمبر ہوئی وحی چرخ سے جلوہ گر | ہوئے واسطہ ترے انبیا تری شان جل جلالہ

کبھی شام انکا مقام تہا کبھی بعثت انکا عرب ہوا | کہ بلاغ کردیں وہ برملا تری شان جل ج

وعرب کی غیرت شام ہے وطن رسول انام ہے | اوسے کعبہ کا ہی شرف ملا تری شان جل جلالہ

وہیں مکہ جائے رسول ہے وہ رسول نور عقول ہے | جو عقول عشرہ کو دے ضیا تری شان جل جلالہ

ہوئے سربلند کتاب سے ہوئے ارجمند خطاب سے | تو بڑا کریم ہے ربنا تری شان جل جلالہ۔

وہ کتاب نور و سرور جان وہ کتاب شرح وہ سومتان
وہ کتاب مشعل رہ ہدیٰ تری شان جل جلالہٗ

وہی حکمنامہ خاص ہے کہ یقین ہیں اسکے خلاص ہی
جو کیا نفاق تلف ہوا تری شان جل جلالہٗ

وہی سب کتابونکی جان ہے ہمی شے کا آئین بیان ہے
حکما کو اس نے سبق دیا تری شان جل جلالہٗ

وہی ناسخ کتب رسل گئے اس ذی لئے چراغ گل
جو ہوا آفتاب چراغ کیا تری شان جل جلالہٗ

وہی ایک ایسی کتاب ہی کہ جو کان صدق و صواب ہی
وہی سب کتابونکی پیشوا تری شان جل جلالہٗ

وہ دلیل حور و قصور ہی وہ کفیل عیش و سرور ہے
وہ خلیل مومن باصفا تری شان جل جلالہٗ

اگر اس کلام کو ابجد اکسی کوہ پر تو اترنا رتنا
ترے ڈر سے ہوتا وہ تو تیا تری شان جل جلالہٗ

وہ سن کے سوم حجر ہوئے اسے سنکے دیو بشر ہوئے
اسے سنکے تہلکہ پڑ گیا تری شان جل جلالہٗ

ہے اسی کتاب کا معجزہ جو ہے سب کتابونکا تکملہ
کہ نظیر اس کا نہ بن سکا تری شان جل جلالہٗ

جو عدو جان و سناں تھی جو دشمن تھی جو سلاح ہی
اسے سن کے ہو گئے پارسا تری شان جل جلالہٗ

جو عنید جان نبی کے تھے جو حسود شان نبی کے تھے
وہ عبید بنگئے باوفا تری شان جل جلالہٗ

ہوئے جان نثار نبی کے وہ ہوئے غمگسار نبی کے وہ
ہوئے یار غار وہ بے ریا تری شان جل جلالہٗ

ہوئے رکن دین متین کے وہ ہوئے حصن شرع مبین کے وہ
انھیں ملگئی سند رضا تری شان جل جلالہٗ

ہوئے بت پرست صنم شکن ہوئے گبر منکر اہرمن
تجھے ایک انھوں نے سمجھ لیا تری شان جل جلالہٗ

نہ وہ شرک کی شب داج ہے نہ وہ ظلم حق کا رواج ہے
دنی ہی کلمہ یہ جم گیا تری شان جل جلالہٗ

برکات اس کے نزول میں ہی نزول شان ہو لینا
ہے رسول خسرو انبیا تری شان جل جلالہٗ

وہ نبی محمد مصطفےٰ وہ رسول احمد مجتبےٰ
وہ نوید صادق انبیا تری شان جل جلالہٗ

شرف زمین شرف زمان شرف مکین شرف مکان

سبیل اسلام کے رہنما خضر دین کے پیشوا

وہ امام زمرۂ انبیا وہ سر جماعت اتقیا

وہ چراغ خانۂ اصطفا وہ فروغ دیدۂ اجتبا

وہ دوائے درد دل جہاں وہ شفاء علت عاصیاں

وہ گل حدیقۂ کن فکاں وہ بہار گلشن انس و جاں

تھے محمد اپنے جو نام کے تو یہ ہے سنو وہ انام کے

انہیں دی شریعت جامعہ جو ہے کفر و شرک کی قامعہ

نہ وہ کافری رہی خلق میں نہ اثر رہا جو تھی خلق میں

ترے دین و شرع شریف کا تری نہی و امر لطیف کا

کوئی منحرف جو ہوا ہے ہو نہ کبھی سعید کسی سے ہو

جو یگانہ ذات کو جانلے جو شہ حجاز کو مان لے

جو ابو البشر سے خطا ہوئی وہ ہمیں عفو و عطا ہوئی

وہ جو انہیں نو بنی کا تھا کرہ نار کفر کا بجھ گیا

جو بنے ذبیح وہ خود یہ تھا وہ حضور ہی کا تو صدقہ تھا

وہ حبیب خالق بحر و بر وہ خدا کے بعد بزرگ تر

وہ ہے تجھ سے انکا معاملہ کہ نہ ہو کسی سے مقابلہ

وہ حضور خواجۂ دوسرا تری شان جل جلالہ

ہوئے مقتدائے مقتدا تری شان جل جلالہ

وہ سریر زیب و دنا فتدلیٰ تری شان جل جلالہ

وہ تجلی جبل ہدیٰ تری شان جل جلالہ

وہ مس قلوب کے کیمیا تری شان جل جلالہ

وہ نہال باغ و ما قلیٰ تری شان جل جلالہ

کہ عدو بھی کہہ اٹھے مرحبا تری شان جل جلالہ

مل بخت کو رد کیا تری شان جل جلالہ

ملے منقلب کو بڑی سزا تری شان جل جلالہ

ہے کمال لطف ہی مقتضیٰ تری شان جل جلالہ

نہ کبھی عذاب سے ہو رہا تری شان جل جلالہ

بنے یہ کلید جناں کشا تری شان جل جلالہ

یہ حبیب کا تجھے پاس تھا تری شان جل جلالہ

نہ خلیل کا سر ہو جدا تری شان جل جلالہ

کہ نہ رگ کٹی نہ گلا کٹا تری شان جل جلالہ

انہیں سب سے بڑھ کے کیا بڑا تری شان جل جلالہ

نہ کسی سے ہو سکے ادعا تری شان جل جلالہ

کوئی مانگی جائے اگر دعا بتوسل شہ انبیا ۔ وہ ہو مستجاب بلا خطا تری شان جل جلالہ

وہ بشیر بھی وہ نذیر بھی وہ پناہ اہل سعیر بھی ۔ سر سدرہ وان بھی انہیں گیا تری شان جل جلالہ

جو ہوئے سوار براق پر وہ شہنشہ ملک و بشر ۔ ہوئے دم کے دم میں فلک سوار تری شان جل جلالہ

ہوئے جبرئیل جو رہنما ہوئے سب رسولوں سے آشنا ۔ کہی ایک ایک نے مرحبا تری شان جل جلالہ

یہ عروج شاہ کا حال تھا کہ براق آگے نہ چل سکا ۔ وہیں رفرف آپ کا آ گیا تری شان جل جلالہ

جو ہزاروں پردے تھے نور کے سبھی طے کئے وہ حضور نے ۔ کہ بس آگے تھا شرف [illegible] تری شان جل جلالہ

ہوئے آپ داخل لامکاں وہ ہوا عیاں کہ جو تھا نہاں ۔ یہ مقام خاص کسے ملا تری شان جل جلالہ

وہ ہوا عروج شہ ہدیٰ کہ مخاطب ان سے ہوا خدا ۔ کہ مرے نبی مرے پاس آ تری شان جل جلالہ

ہوئیں کیسی کیسی عنایتیں ہوئیں کیسی کیسی رعایتیں ۔ کہ نہ تھا ہمیں الم و عنا تری شان جل جلالہ

وہ نبی ہمارے ہیں محترم کہ ملک بھی انکے ہیں خدم ۔ شرف انکا تھا انہیں دیکھنا تری شان جل جلالہ

جو نہ ہوتے خسرو دو جہاں نہ زمیں ہوتی نہ آسماں ۔ ہوئی نوشاہ سے ابتدا تری شان جل جلالہ

وہ عبادت آپکی رات دن وہ ضمیر صاف تھی مطمئن ۔ وہ لطیف روح بھی پر صفا تری شان جل جلالہ

تری بندگی تھی تمام تر دم جمع تھی نہ وہ مختصر ۔ تری یاد آپکی تھی غذا تری شان جل جلالہ

نہ خیال درہم قدم کیا نہ قیام شاق کو کم کیا ۔ نہ ہوائے نفس کو کچھ گنا تری شان جل جلالہ

یہ کہاں مجال مگس تھی تن پاک پر جو وہ بیٹھتی ۔ نہ زمیں پہ سایہ کبھی پڑا تری شان جل جلالہ

پس پشت ہوتی جو تھے کوئی وہ نہ رہتی آپسے مختفی ۔ تھی مقابل آنکھ کے گویا تری شان جل جلالہ

کف شہ سے آب ہوا رواں ہوئی سوختہ جانوں کی تر زباں
مگر انگلیاں کوئی چشمہ تہا تری شان جل جلالہ

وہ ذرا سی مٹھی جو خاک کی سوئے خصم آپنے پھینکدی
وہین تین تیرہ تہا سب جہاں تری شان جل جلالہ

جو پسند منبر نو ہوا دہی جائے خطبہ ٹھہر گیا
تو ستون کہنہ تہا ادہر بکا تری شان جل جلالہ

سوئے دشت جاتے اگر نبی تو گواہ ہوتے درخت بہی
کہ ہو تم نبی نہین شک ذرا تری شان جل جلالہ

وہ نبی سے شکوہ بعیر کا وہ فغان غزال اسیر کا
وہ نبی کا ہونا گرہ کشا تری شان جل جلالہ

وہ دو نیم ماہ بہی ہو گیا وہ فلک گواہ بہی ہو گیا
وہی ظالمون کا رہا ابا تری شان جل جلالہ

ہوئے مطمئن جو تھے مخلصین جو منافقین تہے ہوئے حزین
کہرے کہوٹے کا وہ محک بنا تری شان جل جلالہ

کہین کہ بس عیش تھا خوشنما کہین صورتیں تہا بدصدا
یہ عجب تھا غلغلہ جا بجا تری شان جل جلالہ

ہوئے شرح صدر سے کامران ہوئے رفع فکر سے شادمان
انہین وہ یہ تمغے کئے عطا تری شان جل جلالہ

پس ہر سوال نعم ہی تہا کبہی آپ لب پہ نہ لائے لا
ہوا یاس جو وہی دیدیا تری شان جل جلالہ

جو اسو غیب کی دی خبر وہ اسیطرح ہوئے جلوہ گر
در غیب تھا مگر انپہ وا تری شان جل جلالہ

جو نبی کا آب وضو گرا تو درخت خشک ہوا ہرا
کہ بہار اُسپہ ہوئی فدا تری شان جل جلالہ

جو وجود ظل نبی نہین تو یہ ہے گزارش کمترین
کہ اُسی کا تو یہ بنا ہوا تری شان جل جلالہ

وہ تری نبی کی ہے خاک در کہ بنا ہے کور کو دیدہ ور
یہ ہرے ہین ملے تو تیا تری شان جل جلالہ

نہ ترے حبیب کی خوبیان کوئی کر سکے ہگی بیان
نہ کسی کی بس کی تری ثنا تری شان جل جلالہ

مجہے مشکلون مین پہنسا ہوا مجہے آفتون مین گہرا ہوا
کبہی رہتے تو نے نہین دیا تری شان جل جلالہ

نہ وہ دشمنون کی یورش رہی نہ وہ دوستون کی کشش رہی
مجہے کشمکش سے رہا کیا تری شان جل جلالہ

جو تری پناہ سپر رہی کسی تیغ و تیر کی کیا چلی
تجھے آپ عدو رہا تری شان جل جلالہ

یونہیں روز حشر مدد ملے تری مغفرت کی سند ملے
تجھے سہل تر ہے یہ ای خدا تری شان جل جلالہ

مجھے خوف روز نشور ہے مجھے بخشنا تو ضرور ہے
فقط اترے ہیں ہزار ہا ترکی شان جل جلالہ

جو علم ہو تیغ گناہ کی ہو سپر نبی کی پناہ کی
کروں شکر میں کہ میں بچ گیا تری شان جل جلالہ

چمن بہشت میں قصر ہو اسی منزلت پہ نصر ہو
شرف جمال بھی ہو عطا تری شان جل جلالہ

وہ جناب احمد مجتبےٰ ہوں گر شفاعت اے مرحبا
یہ بہار ہے قدموں میں آگیا تری شان جل جلالہ
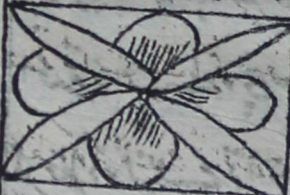
میں فدائے احمد نامدار اسی نام کا ہی یہ مدح گر
مجھے نامدار جہاں کیا تری شان جل جلالہ

در محامد سید الموجودات افضل البریات شفیعنا و حبیبنا رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ و علی آلہ وصحبہ اکمل الصلوات والتسلیمات

ردیف الف

تو یکتا ہے کوئی ثانی نہیں ہے اے خدا تیرا
وجود خلق ہے آئینہ وحدت نما تیرا

زمین سے آسمان تک سب کے ملتا ہے پتا تیرا
کوئی نادان مانے نادان بھی کیسے انکار کیا تیرا

مرض ہے حرز جان نام مبارک ایخدا تیرا
حصار امن مین تیرے یہ بندہ آگیا تیرا

فلاح دو جہان اسکو کرم جس پر ہوا تیرا
گیا وہ دین و دنیا سے غضب جسپر ہوا تیرا

سنوار بیشطاق ہستی موہوم تجھ سے ہے
شبستان جہان مین شمع ہے نور بقا تیرا

ظہور عام و نور نام نے پردہ نہین رکھا
ترے آثار رحمت سے ہے جلوہ جابجا تیرا

دل بینا کو آتا ہے نظر تو لاکھ پردون مین
اگر جو کور باطن ہو وہ دیکھے جلوہ کیا تیرا

احد تو ذات سے اپنی صفت ہے لم یلد تیری
کلام پاک مین ارشاد یہ ہم نے پڑھا تیرا

اگر قطرہ کو کرتا ہے تو دریا خورشید ذرے کو
یہ ہے عاجز نوازی اور وہ جوش عطا تیرا

قدر اندازی قدرت مین تیری ذات یکتا ہی
نشانے سے خطا کرتا نہین تیر قضا تیرا

جسے چاہے تو اپنے قہر سے کر دے تہ و بالا
کہ ہے تحت الثریٰ سے حکم تا فوق السما تیرا

بجا ارشاد حق بنیاد کا احصی ثنا ہے
ستائش ہم جو کرتے ہین وہ ہی ذوق ثنا تیرا

سعادتمند کا ہادی ہوا **فلیستجیبوا لی**
شقی کافر کا کافر ہی رہا مجرم بنا تیرا

ہمین عز و شرف کیا کم تھا حکم فاذکرونی کا
ہوا اس پر جواد کر و عدۂ سنت فزا تیرا

سجود عجز اپنا تیری محراب عبادت مین
ہے اپنی سرفرازی کام ہم نے کیا کیا تیرا

تری طاعت مین سب کچھ ہے بڑا تو وہ ولا اسم
بھرا اپنا خزانہ اس نے جس نے دم بھرا تیرا

جہاد نفس مین جو سرخرو آئے ترے آگے
لگائے اپنے سینے پر وہ تمغائے رضا تیرا

ستایش میں تری رطب اللسان عرشی و فرشی
بڑا امواج ہے دریائے انعام و عطا تیرا

کیا پابند بندون کو جو تکلیفات شرعی کا
سراسر اس مین انکی منفعت ہے نفع کیا تیرا

تجھے بندہ پکارے تو کہے لبیک یا عبدی
جو تو خلاق اکبر ہے کرم بھی ہے بڑا تیرا

نوید ارجعی ہے گر مخاطب تجھکو ہوتا ہے
انابت سوے حق شیوہ ہو جان مبتلا تیرا

چراغ مہر تابان باد صرصر سے نہین بجھتا
بجھیگا کس طرح پھونکو نسے مصباح ہدی تیرا

نظر یہ صاف آتا ہے کہ تیرے دردمند دلنی
نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا کبھی دار الشفا تیرا

کہین نقش سلیمانی کا اسپر نقشہ جمتا ہے
مرے دل پر ہوا ہے مرتسم نقش بقا تیرا

چراغ نور عرفان میری طاق دل مین روشن ہو
بنے شمع حریم جان جمال دلربا تیرا

ہے زیر قدم ہو تخت اقلیم قناعت کا
مرا فرق عبودیت ہو اور تاج رضا تیرا

دل بیمار الفت کے شفا ہرگز نہ ہاتھ آئے
رفیق جان رہے تا نزع درد لا دوا تیرا

شہ عالم محمد کا بنایا امتی مجھکو
کرون میں کس زبان کس منہ سے شکرانہ ادا تیرا

الہی حسن ایمان و عمل کا ساتھ توشہ ہو
کرے جسدم سفر دنیا سے یہ محو لقا تیرا آمین

ریاض خلد مین عیش مخلد کے مزے لوٹون
ملے مجھکو پئے گلگشت باغ دلکشا تیرا

ہمین گلزار جنت میں شفاعت کرکے لیجائے
ہمارا محسن اعظم رسول مجتبے تیرا

سیاہی نامہ اعمال کی مت از دھو ڈالی
سحاب رحمت حق بنگیا جوش بکا تیرا

دیگر

تو ہی حامی ہے اے اللہ تعالی شانہ میرا
کہ شیطان ہے بڑا بدخواہ میرا

غرض کیا ہے کہ واقف ہو کسی سے
گدا و شاہ ہیں مملوک اوس کے
ہوائے شوق میں ہو گرم پرواز
جدھر سے ہو وصول منزل قرب
سر دامان تسلیم و رضا سے
الٰہی جیفۂ دنیائے دون سے
پڑیں انوار حسن لم یزل کے
جگر میں مشتعل ہو شعلۂ عشق
تری مشہور ہے بندہ نوازی
غلام احمدؐ کا ہوں بندہ خدا کا
تمرد نفس امارہ کا .... دیکھا
یہ ہو حق ہو نہ ہو پرواہ نہیں ہے
نہیں ہوتا ہنوز کوئی معاون
مقدر کی رسائی کے میں قربان
کبھی غول بیابانی کبھی خضر
خدا کا قول نجی المومنین ہے
کسی پر میں نہیں رکھتا ہوں تکیہ

تجھے جانے دل آگاہ میرا
زمانہ کا ہے مالک شاہ میرا
تن کا پیرہ شغل کا میرا
ادھر کو ہو مرور راہ میرا
نہ ہو ہاتھ اے خدا کوتاہ میرا
ترقی پہ ہو استکراہ میرا
بنے سینہ تجلی گاہ میرا
نہ ہو ہو جیہ دو دراہ میرا
لقب ہو بندۂ درگاہ میرا
تعالیٰ اللہ عز و جاہ میرا
ہوا گم اجر اوسے اکراہ میرا
کہیں ہو جائے دل آگاہ میرا
ہے النعم النصیر اللہ میرا
کہ ذکر آیا حضور شاہ میرا
تماشا ہے یہ دل بھی واہ میرا
بنا کیسا ہے غم جانکاہ میرا
مرا ہے تکیہ گاہ اللہ میرا

چلون گا اعدا لُوا پر مین ممتاز	کوئی ہو دوست یا بدخواہ میرا

دیگر

روبرو ہے آئینہ اوس کے رخ پرنور کا	خال و خط پیش نظر ہے شاہد مستور کا
وہ بھی تہا اک شعلہ اوسکے عارض پرنور کا	ورنہ کیون پروانہ ہوتا کوئی شمع طور کا
و نعو دس حسن محبوب خدا کو دیکھکر	موعظ دکھائے ہمکو اپنا سو نہ تو دیکھو حور کا
ساقی کوثر کی مدحت سے قلم ہے باغ باغ	نقطے نقطے مین مزا ہے دانہ انگور کا

قطعات تاریخ طبع ول

تری حمد کرنی محال ہے تری شان جل جلالہٗ	کسے اسکی تاب مجال ہے تری شان جل جلالہٗ
جو نہان ہے وحدت ذات سے تو عیان ہے حسن صفات سے	یہ جمال ہے وہ جلال ہے تری شان جل جلالہٗ
تری بارگاہ جلال میں کسی بار وہم و خیال مین	یہی عارفون کا مقال ہے تری شان جل جلالہٗ
جو مجسمہ کا گمان ہے جو مشبہ کا بیان ہے	وہ جنون و جہل و ضلال ہے تری شان جل جلالہٗ
یہ جو حمد حق کی کتاب ہے تری حمد خاص ہے باب مین	تو قبول کر یہ سوال ہے تری شان جل جلالہٗ
جو خیال طبع کتاب ہے یہی سال عین صواب ہے	یہی حمد کسب کمال ہے تری شان جل جلالہٗ

۱۳۲۸ھ

وله

عجب بنود گر این تحمید نامه	رسد تا حضرت ایزد تبارک
بیابم خلعت حسن قبولش	سرافرازم کند این تاج تارک
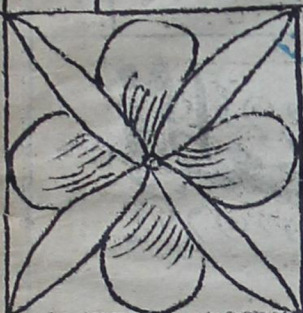
برای سال آن از عالم غیب
ندا آمد عجب نظم مبارک
۱۳۲۹ھ

تمت بالخیر

دیوانِ ممتاز

(دفتر برکات)
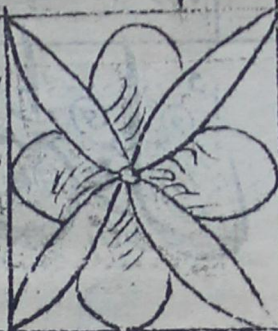
ممتاز الشعراء حضرت مولانا مولوی ممتاز احمد صاحب صدیقی تھانوی کا نعتیہ کلام گر مقبول انام ہے جس مین کوٹ کوٹ کر نعت درج ہے جسکی ایک جلد ہر گھر مین رہنا نہایت ہی ضروری ہے جو باعث فلاح دارین ہے قابل ملاحظہ ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

مرقع اخبارات ہند یعنی اخباری ڈائرکٹری

مرتبہ مولوی ارشاد احمد صاحب صدیقی

ہندوستان بھر کے جاری اور بند شدہ تمام اردو اخبارون، رسالون کے مفصل حالات پتہ مقام اشاعت قیمت وغیرہ باظہار پالیسی اخبارات ورسائل پر ایک نظر جامع طور پر تفصیلاً کیگئی ہے یورپ و امریکہ کے اخبارات کا موازنہ بھی کیا گیا ہے حتی الامکان کوئی اخبار و رسالہ چھوڑا نہین گیا یہی وجہ ہے کہ بے مثل اخباری ڈائرکٹری ہے اور بیحد باعث تفریح و دلچسپ نیز مفید

ہے۔ جو بطور ایک جامع و مکمل تاریخ اخبار نویسی و اخبارات ہے۔ اخباری

مذاق کے اصحاب کے لیے نہایت کارآمد و ضروری معلومات ہیں جناب مولوی

ارشاد احمد صاحب صدیقی کا نام اخباری دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہے

کیونکہ مسلسل ۲۲ سال سے اخباری دنیا میں کام کر رہے ہیں اور شہرت رکھتے ہیں

اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جسکی نظیر نہیں ہے۔ جناب ممدوح نے نہایت محنت و

جانفشانی سے بصرف زر کثیر مرتب کیا ہے بنظر خدمت ملک و پبلک قیمت

بھی کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ڈیرہ روپیہ (عہ) محصول ڈاک جداگانہ۔

مولوی ارشاد احمد صدیقی، مالک مرقع اخبارات و اخباری ڈائرکٹری

دفتر برکات وغیرہ

بمقام مردان پور۔ براہ مناپورہ (مالوہ)۔